Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
(ایڈیٹر) نسیم سیفی
فون: ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
جلد ۷۴/۳۹ | بدھ ۹ ربیع الاوّل ۱۴۱۰ھ ، ۱۱ اخاء ۱۳۶۸ہش ، ۱۱ اکتوبر ۱۹۸۹ء | نمبر ۲۳۱

خدا نُما ہونے کی ضرورت

"امر واقعہ یہی ہے کہ اس وقت مغربی دنیا کو تبدیل کرنے کے لئے دلائل کی ضرورت نہیں ہے بلکہ خود ایک دلیل بننے کی ضرورت ہے۔ خود خدا نُما ہونے کی ضرورت ہے۔"

(ارشاد سیّدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرّابع) ایّدہُ اللہ)
(الفضل ۳، اکتوبر ۱۹۸۹ء)

ارشاداتِ عالیہ سیّدنا حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ

"انسانی زبان کی چھری تو رُک سکتی ہی نہیں۔ جب خدا کا خوف کسی دل میں نہ ہو۔ انسانی زبان کی بے باکی اس امر کی دلیل ہے کہ اسکا دل سچّے تقویٰ سے محروم ہے زبان کی تہذیب کا ذریعہ صرف خوفِ الٰہی اور سچّا تقویٰ ہے۔ انکی گالیوں پر ہمیں کیا افسوس ہو۔ انہوں نے تو نہ خدا کو سمجھا اور نہ حق العباد کو۔ ان کو خبر ہی نہیں کہ زبان کس چیز سے رُکتی ہے۔"

(ملفوظات جلد پنجم صـ ۱۳۹)

"میں نے اپنی جماعت کو بارہا سمجھایا ہے کہ کسی پر اعتراض کرنے میں جلدی نہ کرو ہر پرانا مذہب اصل میں خدا ہی کی طرف سے تھا مگر زمانہ دراز گزرنے کی وجہ سے اسمیں غلطیاں پڑ گئی ہیں۔ ان کو آہستگی اور نرمی سے دُور کرنے کی کوشش کرو۔ کسی کو پتھر کی طرح اعتراض کا تحفہ نہ دو۔ ہم دیکھتے ہیں کہ آج ایک کپڑا بازار سے لے کر سِلایا جاتا اور پہنا جاتا ہے چند روز کے بعد وہ پرانا ہو جاتا اور اس میں تغیّر آکر کچھ اَور کا اَور ہی ہو جاتا ہے۔

اسی طرح پرانے مذہب میں بھی صداقت کی جڑ ضرور ہوتی ہے۔ خدا راستی کے ساتھ ہوتا ہے اور سچّا مذہب اپنے اندر زندہ نشان رکھتا ہے کیونکہ درخت اپنے پھلوں سے شناخت ہوتا ہے۔ گورنمنٹ جو اس وراء الوراء ہستی کا ایک نہایت کمزور سا ظِل ہے۔ اس میں ہم دیکھتے ہیں کہ انکی نظر میں صادق کیسے عزیز اور معتبر ہوتے ہیں۔ وہ افسر یا ملازم جن کو گورنمنٹ نے خود کسی جگہ کا حاکم مقرر فرمایا ہوتا ہے وہ کس دلیری سے کام کرتا ہے اور ذرا بھی پوشیدگی پسند نہیں کرتا۔ مگر وہ ایک مصنوعی ڈپٹی کمشنر یا تھانہ دار وغیرہ جو جعلی طور پر کسی جگہ خود بخود حاکم بن کر لوگوں کو دھوکہ دیتے ہیں۔ کیا وہ گورنمنٹ کے سامنے ہو سکتے ہیں؟ جب گورنمنٹ کو پتہ لگے گا اس کو ذلیل کرے گی اور وہ ہتھکڑی لگ کر جیل خانہ میں یا اَور سزا ملے گی۔ یہی حال ہے مذہبی راستی کا۔ جو خدا کی نظر میں صادق ہوتا ہے اس میں خدا کے نشان اور جرأت اور صداقت کے آثار ہوتے ہیں وہ ہر وقت زندہ ہوتا ہے اور اس کی عزت ہوتی ہے۔"

(ملفوظات جلد پنجم صـ ۱۴۴-۱۴۵)

مکرم سیّد قمر سلیمان احمد صاحب کیلئے خصوصی دعاؤں کی درخواست

مکرم سید قمر سلیمان احمد صاحب کا اسلام آباد میں زخم کا آپریشن ۸، اکتوبر کو ہو چکا ہے۔ احباب کرام سے درخواست ہے کہ دعا کریں کہ مولا کریم اپنے فضل سے موصوف کو صحت یابی عطا کرے اور عمر دراز سے نوازے۔

• مکرم مولانا داؤد احمد صاحب حنیف مربی انچارج گیمبیا کی بیٹی عزیزہ فائقہ داؤد صاحبہ کا نکاح حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ۲۶، اگست ۱۹۸۹ء کو لندن میں مکرم طاہر محمود صاحب ابن مکرم چوہدری غلام حسن صاحب کے ہمراہ پندرہ سو پونڈ حق مہر پر پڑھایا۔
احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے بابرکت کرے۔

• مکرم شمیم پرویز صاحب معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے دو بچیوں کے بعد مورخہ ۳، اکتوبر ۱۹۸۹ء کو بیٹے سے نوازا ہے۔ نومولود خدا کے فضل سے وقفِ نَو میں شامل ہے۔ نومولود مکرم چوہدری محمد ابراہیم صاحب آف جھنگ کا پوتا ہے۔
اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ نومولود کو اپنے فضل و کرم سے صحت و تندرستی والی لمبی عمر سے نوازے نیک اور خادم دین بنائے۔

• مکرم ماسٹر محمود احمد صاحب جنجوعہ آف کھاریاں کی اہلیہ محترمہ امۃ الوحید صاحبہ کو گردوں کی تکلیف ہے۔ اب اُن پر فالج کا حملہ ہوا ہے۔ قارئین کی خدمت میں آپکی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔

جو شخص اس کشتی میں سوار ہوگا وہ غرق ہونے سے نجات پائے گا (تذکرہ صـ ۱۶۸)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد، مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ
مقامِ اشاعت: دارالنصر غربی ربوہ، قیمت: ایک روپیہ پچاس پیسے

۱۱، اخاء ۱۳۶۸ ہش ۔ ۱۱، اکتوبر ۱۹۸۹ء

تربیّت کی اہلیّت

کوئی بات کسی سے مؤثر طریق پر کہنے کیلئے دو طرفہ اہلیّت کی ضرورت ہے۔ کہنے والا جانتا ہو کہ بات کس سے کیسے کہی جانی چاہیئے اور سُننے والا یہ اہلیّت رکھتا ہو کہ بات سُن سکتا ہو اور اس کی اہمیّت کو سمجھ کر اس پر عمل پیرا ہو سکتا ہو۔ اگر کہنے والا بات کی اہمیّت یا اس کے مختلف پہلوؤں سے خود ہی واقف نہ ہو یا بات کہنے کا ڈھنگ نہ جانتا ہو تو بات مؤثر طریق پر نہ کہہ سکے گا اور اگر سُننے والا سُننے کی اہلیّت نہ رکھتا ہو تو بات جیسے بھی کہی جائیگی مؤثر نہ ہوگی اور چکنے گھڑے پر پانی کی مثال صادق آئے گی۔

تربیّت اولاد میں بھی دو طرفہ اہلیّت کی ضرورت ہے۔ والدین یہ جانتے ہوں کہ تربیت کس طرح کرنی ہے۔ کیا کہنا ہے اور کیا کرنا ہے اور کیا نہیں کہنا اور کیا نہیں کرنا۔ اور اسی طرح بچّے بھی اس بات کی اہلیّت رکھتے ہوں کہ والدین کی بات سُن سکیں۔ سمجھ سکیں۔ اس پر عمل کر سکیں۔ دونوں طرف اہلیّت ہو تو سونے پر سہاگہ والی بات ہو جاتی ہے ورنہ جس طرح جنگل میں درخت اُگتے اور پھلتے پھولتے ہیں۔ کہ کسی درخت نے سیدھا اوپر کو جانا ہے تو وہ سیدھا چلا گیا ہے اور کسی نے ٹیڑھا ہو جانا ہے تو وہ ٹیڑھا ہو گیا ہے۔ کوئی شخص نہ انہیں سیدھا کرتا ہے نہ ٹیڑھا۔ جب کہ باغوں میں یہ ہوتا ہے کہ مالی ہر درخت کی دیکھ بھال کرتا ہے۔

تربیت کے سلسلہ میں حضرت امام جماعت نے ایک خطبہ میں فرمایا

"چونکہ اکثر ماں باپ ان باتوں میں خود نابلد ہوتے ہیں ان کو یہ پتہ ہی نہیں ہوتا کہ اس معاملہ میں کیا کرنا چاہیئے اور ان میں اس بات کی اہلیّت ہی نہیں ہوتی کہ وہ بچوں کی صحیح تربیت کر سکیں۔ دوسری طرف چھوٹی عمر کے بچوں کی تربیت ہم براہِ راست نہیں کر سکتے۔ اس لئے اس کا ایک ہی علاج ہے کہ اس عمر کے بچّے کی تربیت کے لئے ماں باپ کی تربیت کی جائے"۔

بچوں کی تربیت کے لئے ماں باپ کی تربیّت نہایت ضروری ہے۔ ہماری ذیلی تنظیمیں اپنے ہاتھ میں لے لیں تو کام احسن طریق پر سرانجام پا سکتا ہے۔ ایسا ہو کہ گویا ماں باپ کی تربیّت کی کلاسیں لگ رہی ہیں۔

ہے تو ابلاغ کا ہر ایک ذریعہ آزاد
اور ہر قاری و ناظر ہے بظاہر دِلشاد
لیکن الفضل کی ہر بات پہ قدغن کیوں ہے
اس کی رُوداد کے درپئے ہے کسی کی بیداد

ـــــ ابوالاقبال

مُجھ کو تری تلاش ہے تُجھکو ہے میری جُستجو
حالانکہ ایک عُمر سے دونوں کھڑے ہیں رُوبرُو

رات اگرچہ کٹ گئی صبح کی روشنی کہاں؟
دیکھتی ہے دَم بہ دَم خیرہ نگاہ چار سُو

کِس سے گِلہ کروں کہ مَیں واقفِ خیر و شرَ نہیں
مَیں تو رہا ہوں آج تک اپنے ہی دِل سے دوبدُو

کوہ و دَمن مرے لئے دَشت وچَمن مرے لئے
سَرو و سَمن اُگائے ہیں میری نظر نے کُو بہ کُو

تجھ سا کوئی نہیں مگر تیری نظر کا ہے اثر
جس کو بھی دیکھ لُوں وہی لگتا ہے تجھ سا ہُوبہُو

بول کہیں سے بول تُو، سُنتا ہُوں مَیں تری صَدا
تُو بھی تو مجھ سے دُور تر سُنتا ہے میری ہاؤ ہُو

سَنگ بَدست آؤ گے پھر نہ کہیں بھی جاؤ گے
آنکھ مری کمان ہے۔ تیر ہے آنکھ کا لہُو

اپنا بنا لیا جسے دِل میں بَسا لیا جسے
اس سے حَسین تر ہے کون کون ہے ویسا خُوبرُو

سب کے لئے تو ایک سی رُت کا سوال ہی نہیں
تھا تو کسی کے سائے میں پھر بھی جُھلس گئی ہے لُو

کیوں نہ وہ ساری برکتیں مجُھ پہ نسیمؔ ڈال دیں
جن کی نماز کے لئے کرتا ہے میرا دِل وضو

نسیمؔ سیفی

اگر یہ قطرے گِن سکتے ہو تو میرے احسان بھی گِن سکو گے
(تذکرہ صـ ۷۹۶)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدا کے مامور کو قبول کر کے عزت ملتی ہے

ارشادات حضرت فضل عمرؓ

کئی حقیر اور ذلیل سمجھی جانے والی قومیں خدا تعالیٰ کے مامور کو قبول کر کے عزّت حاصل کر لیتی ہیں، اور کئی معزّز سمجھی جانے والی قومیں خدا تعالیٰ کے مامور کو ردّ کر کے ذلیل ہو جاتی ہیں، بلکہ دنیا کا ایک لمبا تجربہ اس بات پر شاہد ہے کہ الٰہی صداقتیں ہمیشہ ایسے علاقوں میں ہی زیادہ کثرت اور زور کے ساتھ پھیلتی ہیں جو باقی دنیا کی نگاہوں میں جاہل اور وحشی ہوتے ہیں۔ جب کبھی کسی تعلیم نے یکدم کسی قوم کو پکڑا ہے تو وہ قوم ہمیشہ ایسی ہی ہوتی رہی ہے جو اپنے ظاہری علوم کے لحاظ سے دوسری قوموں سے ادنیٰ اور گری ہوئی سمجھی جاتی ہے۔ مگر پھر وہی قوم خدا تعالیٰ کی آواز پر لبیک کہہ کر دنیا کی فاتح اور حکمران بن جاتی ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ خواہ کوئی کتنا ہی جاہل کیوں نہ ہو، انسانی فطرت اپنے ذہن میں کچھ نہ کچھ نتائج نکالتی رہتی ہے بلکہ انسان تو ایک طرف رہا ہم جانوروں اور درختوں میں بھی یہ بات دیکھتے ہیں، سائنس سے ثابت ہے کہ بعض جانور بعض درختوں پر رہنے کی وجہ سے خاص قسم کے رنگ پیدا کر لیتے ہیں، تیتری کتنا چھوٹا سا جانور ہے، نہ اس میں گوشت ہوتا ہے نہ ہڈی، جب تیتریاں پھولوں پر اُڑ رہی ہوتی ہیں تو وہ کتنی خوبصورت معلوم ہوتی ہیں، کتنی حسین اور دلکش نظر آتی ہیں، مگر اس سے کون انکار کر سکتا ہے کہ ان تیتریوں کا رنگ زیادہ تر مرہونِ منّت ہوتا ہے اُن پھولوں اور پتّوں کا جن میں وہ رہتی ہیں، وہ مختلف قسم کے پھولوں اور مختلف قسم کے پتّوں میں رہتی ہیں اور انہی پتّوں اور انہی پھولوں کے رنگ کا انعکاس اپنے پَروں میں پیدا کر لیتی ہیں، جب یہ انعکاس ایک لمبے عرصہ تک چلتا چلا جاتا ہے تو اسی قسم کا ایک مستقل رنگ پیدا ہو جاتا ہے۔ چنانچہ بالعموم ریت کے اندر رہنے والے جانور بھوسلا رنگ اختیار کر لیتے ہیں، اور ریت کے تودوں میں اُن کی شکل نظر نہیں آتی۔ ہرن سامنے بیٹھا ہُوا ہوتا ہے بلکہ گلّے کا گلّا بعض دفعہ سامنے ہوتا ہے مگر ہر شخص ان کو پہچان نہیں سکتا صرف ماہر شکاری ہی امتیاز کر سکتا ہے، ورنہ عام انسان بسا اوقات پاس سے گذر جاتا ہے اور اسے معلوم تک نہیں ہوتا کہ سامنے ہرن بیٹھا ہے۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ ریت میں ایک لمبا عرصہ رہنے کی وجہ سے آہستہ آہستہ وہ ریت کا رنگ اختیار کر لیتا ہے۔ یہی حال درختوں کا ہوتا ہے کہ درخت بھی اپنے ماحول کے مطابق رنگ اختیار کرتے ہیں اور یہی حال انسانوں کا ہوتا ہے۔ کہ وہ بھی اپنے اپنے ماحول کے مطابق رنگ اختیار کرتے ہیں۔ ہم ان کو وحشی کہہ دیں۔ ہم ان کو جاہل کہہ دیں، ہم ان کو تہذیب و تمدّن سے کوسوں دُور کہہ لیں۔ لیکن کیا ان کا دماغ اتنا بھی کام نہیں کر رہا ہوتا جتنا ایک طوطے یا تیتر یا ایک ہرن کا دماغ کام کر رہا ہوتا ہے۔ اگر کچھ کہا جا سکتا ہے تو یہ کہ جس طرح طوطے اور ہرن نے معیّن صورت میں اپنے تاثرات کو باہر نہیں نکالا۔ اِسی طرح ایک جاہل اور وحشی نے بھی اپنے ماحول کے تاثرات کو باہر نہیں نکالا۔ لیکن اس حقیقت سے اِنکار نہیں کیا جا سکتا کہ وہ اپنے ماحول سے متاثر ہوتا ہے اور اس کے مطابق ایک رنگ اپنے اندر پیدا کرتا رہتا ہے۔ اسی طرح وہ جاہل اور وحشی اقوام جو متمدن دنیا سے علیحدہ ہیں جو حکومت سے محروم ہیں جو دنیا سے فائدہ نہیں اٹھا رہیں گو اپنی زبان سے نہ کہہ سکیں کہ وہ اس ماحول سے کوئی اثر قبول کر رہی ہیں مگر اُن کی دبی ہوئی خواہشات اُن کے جسم پر ایک رنگ پیدا کرتی چلی جاتی ہیں۔ وہ دیکھتی ہیں کہ ہماری نسل کے بعد نسل پیدا ہوئی مگر دنیا نے ہمارا حق ہم کو نہ دیا۔ ہمارا حق اُس نے چھین لیا، ہماری دولت اُس نے چھین لی۔ ہماری تعلیم اس نے چھین لی۔ اب ہمارا کام یہ ہے کہ ہم دنیا پر چھائیں اور اس سے اپنا حق واپس لیں۔ یہ وہ تأثر ہے جو اس ماحول کے نتیجہ میں پیدا ہوتا ہے۔ اور یہی وہ تأثر ہے جو اقوام کو فاتح بنایا کرتا ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ایک ایسی قوم میں آئے جو مہذب سمجھی جاتی تھی جو تعلیم یافتہ تھی۔ جو دنیا کی ترقی کی دوڑ میں اپنا حِصّہ لے چکی تھی۔ نتیجہ یہ ہُوا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور آپ کے حواریوں کو تین سو سال تک محنت اور تگ و دَو کرنی پڑی۔ لیکن حضرت موسیٰ علیہ السلام ایک ایسی قوم میں آئے جو مظلوم تھی جو ترقی سے محروم تھی جو دیکھتی تھی کہ اَور قومیں تو آگے نِکل گئیں مگر ہم پیچھے رَہ گئے۔ نتیجہ یہ ہُوا کہ موسیٰؑ کی آواز پر وہ یکدم آپ کے گِرد اکٹھے ہو گئے۔ کیونکہ ان کی فطرتیں پکار رہی تھیں کہ ہماری ترقی کا وقت آ گیا۔ جب ان کی فطرت کی آواز خدائی آواز کے ساتھ مل گئی تو انہوں نے دنیا کو روند ڈالا اور اپنا حق لوگوں سے حاصل کر لیا۔ ــــــــــــ رُوحانی دنیا میں بھی جب انبیاء کے ذریعہ ایک انقلاب پیدا کیا جاتا ہے تو اس وقت بھی کئی بڑے بڑے معزّز اور عقلمند کہلانے والے ذلیل ہو جاتے ہیں اور کئی چھوٹے اور حقیر نظر آنے والے افراد یا حقیر اور ذلیل سمجھی جانے والی اقوام بڑی بڑی عزّتیں حاصل کر لیتی ہیں۔ ابوجہل اپنی قوم میں کتنا عقلمند اور معزّز سمجھا جاتا تھا لوگوں نے اس کا نام ہی ابوالحکم یعنی دانائی کا باپ رکھّا ہُوا تھا۔ مگر جب اس نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کی تو وہ اتنا ذلیل ہو گیا کہ لوگوں نے اسے ابوجہل یعنی جہالت کا باپ کہنا شروع کر دیا۔ اس کے مقابلہ میں حضرت علیؓ کو دیکھ لو وہ صرف گیارہ سال کے تھے جب وہ دین کی تائید کے لئے کھڑے ہوئے۔ مگر پھر خدا تعالیٰ نے ان کو اتنی عزّت دی کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد وہ خلیفہ بنے اور پھر اُن کی نسل کو بھی اللہ تعالےٰ نے ایسا نیک بنایا کہ بارہ نسلوں تک برابر ان میں بارہ امام پیدا ہوئے۔ لیکن وہ لوگ جو اسوقت اپنے آپ کو مکّہ کے رؤسا میں سے سمجھتے تھے اور بڑی بڑی عزّتوں کے مالک تھے آج اُن کا کوئی نام بھی نہیں لیتا اور نہ انہیں عزّت کی نِگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔

پس جس طرح دنیوی بادشاہتوں کے متعلق یہ قانون ہے اِسی طرح رُوحانی دنیا میں بھی یہ قانون جاری ہے اور انبیاء کی بعثت پر بھی کئی بڑے سمجھے جانے والے چھوٹے کر دیئے جاتے ہیں اور کئی چھوٹے سمجھے جانے والے بڑی بڑی عزّتوں کے مالک بن جاتے ہیں۔

- نماز کی اصل غرض اور مغز دعا ہی ہے اور دعا مانگنا اللہ تعالیٰ کے قانون قدرت کے عین مطابق ہے۔ (ملفوظات جلد اوّل صـ۲۳۴)
- صِدق مجسّم قرآن شریف ہے اور پیکرِ صِدق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک ذات ہے۔

(ملفوظات جلد اوّل صـ۲۴۳)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یادِ رفتگان

مظفر محمود احمد

محمد احمد آمونسہ مینسا
مربّی سلسلہ آف غانا

تاریخ احمدیت میں یہ ایک شاندار روایت چلی آرہی ہے کہ روحانی پرندے دنیا کے مختلف براعظموں کے طول و عرض سے حکم خداوندی کے مطابق پرواز کر کے مرکز احمدیت میں آتے ہیں اور روحانی پوگا لیکر واپس اپنی قوم میں لوٹتے اور دوسرے پرندوں کی روحانی بھوک و پیاس بجھانے کا کام کرتے ہیں۔ اسی سلسلہ کی ایک کڑی مکرم محمد احمد صاحب امونسہ مینسہ تھے۔ آپ نے ۱۹۷۵ء میں اعلائے کلمہ حق کی خاطر اپنی زندگی وقف کی۔ دسمبر ۱۹۷۹ء میں اپنے ملک غانا سے پاکستان آئے اور جامعہ احمدیہ ربوہ میں دینی تعلیم کے حصول کی خاطر داخلہ لیا۔ قریباً دس ماہ تک اردو زبان سیکھی اور ستمبر ۱۹۸۰ء میں باقاعدہ جامعہ کی دینی تعلیم کی تحصیل شروع کی۔ بعد ازاں مارچ ۱۹۸۷ء میں شاہد کا امتحان پاس کر کے بطورِ مربّی سلسلہ واپس اپنے وطن غانا پہنچے۔

خدمات دینیہ بجالاتے ہوئے قریباً ایک سال بعد اٹھارہ ستمبر ۱۹۸۸ء کو ایک ٹریفک حادثہ میں خالقِ حقیقی کے حضور حاضر ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ آپکو اپنے جوارِ رحمت میں جگہ عطا کرے۔

محمد احمد صاحب سے میرا تعارف ستمبر ۱۹۸۰ء میں اس وقت ہوا۔ جب میں بطور طالب علم جامعہ احمدیہ میں داخل ہوا۔ زمانۂ طالبعلمی کے انمٹ اور دیرپا نقوش انسانی ذہن میں دیر تک زندہ رہتے ہیں۔ سات سال کی رفاقت میں مجھے اپنے اس ساتھی کو بہت قریب سے دیکھنے کا موقع ملا۔ علمی لحاظ سے نہایت اچھے طالبعلم، سنجیدہ، محنتی، سلسلہ کا درد رکھنے والے اور انتظامی امور کا تجربہ رکھنے والے نوجوان تھے۔ آپ جون ۱۹۵۳ء کو غانا میں ایک عیسائی گھرانہ میں پیدا ہوئے۔ پہلے پادری بننے کا خیال تھا مگر سلسلہ احمدیہ کے لٹریچر سے متاثر ہو کر عین نوجوانی کی عمر میں دینِ حق قبول کر کے احمدیت میں داخل ہوئے۔ آپ کل چھ بھائی اور ایک بہن میں سب سے بڑے تھے۔ قبولِ احمدیت کے بعد اسی دین کی راہ میں زندگی وقف کرنے کا فیصلہ کیا اور وقف کی صفات کو بھی اپنے اندر خوب سمایا۔ کہا کرتے تھے کہ بانیٔ سلسلہ احمدیہ کی کتاب "مسیح ہندوستان میں" میری ہدایت کا موجب بنی۔

دعا گو اور تہجد گزار انسان تھے ہاسٹل میں شروع ہی سے میں نے انہیں تہجد پڑھتے دیکھا۔ نماز باجماعت کے سختی سے پابند تھے۔ لیاقت اور ذہانت کے لحاظ سے کلاس میں ہونہار طلباء میں شمار ہوتے تھے۔ اپنے فرائض کی بجاآوری میں باقاعدہ تھے اگر کسی وقت کسی امر کی بجاآوری میں کوئی کوتاہی سرزد ہوجاتی تو عذر کی بجائے معذرت کر لیتے اور (حتی الوسع) اس غلطی کو دوبارہ نہیں دہراتے تھے۔

بظاہر دُبلے پتلے جسم کے مالک تھے مگر باہمت کھلاڑی بھی تھے۔ فٹبال کا گول کیپر ہونے کے لحاظ سے انہیں جامعہ احمدیہ کے کھلاڑیوں میں ایک خاص امتیاز حاصل تھا۔ انتظامی صلاحیتوں سے بھی پُر تھے۔ بیک وقت طلباء کی مختلف تنظیموں کے عہدے دار رہے۔ زود معاملہ فہم اور مؤثر قوّتِ فیصلہ کے مالک تھے۔ ایک خاص بات ان میں یہ تھی کہ سلسلہ کے اموال کی حفاظت کے لئے اپنے دل میں درد رکھتے تھے۔ وسیع ظرف کے مالک تھے۔ سنجیدہ مذاق کرتے اور مذاق برداشت بھی کرتے تھے۔ سادہ مگر صاف ستھری زندگی بسر کرتے تھے اور مشقّت والی زندگی برداشت کرنے کی بھی اہلیت رکھتے تھے۔ مجھے یاد ہے جامعہ احمدیہ کے "تربیتی پیدل سفر"، (جو ربوہ سے خوشاب شہر تک پیدل جانا اور پھر واپس آنا ہوتا ہے) کے دوران میں ربوہ سے بذریعہ بس ان کو ملنے گیا اس وقت محمد احمد صاحب سرگودھا سے چند میل آگے خوشاب کی طرف جارہے تھے راستہ میں کچھ شرپسندوں نے انہیں اکیلا پاکر پتھر مار کر زخمی کر دیا تھا۔ سر سے خون بہہ رہا تھا اور یہ اسی حالت میں ہی سفر کر رہے تھے میں نے مشورہ دیا کہ آپ یہ سفر ملتوی کر دیں اور اگلے سال ہمارے ساتھ یہ سفر مکمل کریں تو کہنے لگے کہ ابھی میں ہمت نہیں ہارا چنانچہ اسی زخمی حالت میں انہوں نے یہ سفر مکمل کیا۔

زمانہ طالبعلمی میں باوجود محدود جیب خرچ ہونے کے مالی تحریکات میں حسب استطاعت ضرور حصہ لیتے تھے، چندہ جات کی ادائیگی میں باقاعدہ تھے۔ ذاتی تقویٰ کے مالک تھے۔ اکثر (نفلی) روزہ کی حالت میں ہوتے تھے مہمان نوازی کا بہت خیال رکھتے تھے ہوسٹل میں اگر ان کے کمرے میں کوئی مہمان باہر سے آجاتا تو جو کچھ پاس ہوتا اخلاص سے بلا تکلف پیش کر کے خوشی محسوس کرتے۔

تقریر کرنے کا بہترین ملکہ حاصل تھا۔ انگریزی کے علاوہ عربی اور اردو زبان بھی بڑی روانی سے بولتے تھے۔ اردو زبان بولنے میں خاصی مہارت حاصل کر لی تھی۔ اُردو کے کئی اشعار زبانی یاد تھے۔ اور پکنک وغیرہ کے مواقع پر خاص انداز میں بڑے مزے سے یہ اشعار سُنایا کرتے تھے۔ مجھے اور کئی دوسرے طلباء کو انگریزی اور عربی زبان بولنے کی ترغیب دلایا کرتے تھے۔ کلاس کے علاوہ علیحدگی میں میرے ساتھ انگریزی اور عربی میں بات کرنے کو ترجیح دیتے تھے۔

قرآن کریم کی تلاوت نہایت خوش الحانی اور رقّت سے کرتے تھے۔

اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ ہمارے اس نوجوان دوست کے درجات بلند فرمائے اور اپنے جوارِ رحمت میں جگہ دے اور اس جیسے بے شمار باہمت اور باصلاحیت خادمانِ احمدیت پیدا فرمائے۔

اگر آپ الفضل کے خریدار ہیں اور آپ کو پرچہ نہیں مل رہا تو مہربانی فرما کر جب بھی پرچہ نہ ملے ہمیں ضرور اطلاع دیں۔
شکریہ (مینیجر)

اِدھر ہے اوج پہ رقصِ خزاں، مگر کب تک
اُدھر ہے آہ بہ لبِ باغباں، مگر کب تک

سوال سننا ضروری، جواب دینا گناہ
میرے لئے ہے یہ حُکمِ شہاں، مگر کب تک

عرُوج پہ ہیں تغافل شعاریاں اُنکی
جدا رہیں گے مکیں و مکاں، مگر کب تک

ہماری آنکھ کے تارو، قفس نشیں یارو
عیّارِ عدل ہے سود و زیاں، مگر کب تک

ستم عدُو کے بڑھے تو بلالؓ پیدا ہوئے
"ندا" ہے مرے لب پر نہاں، مگر کب تک

بنانِ جوُر کے سر پہ تھما ہے وقتِ نزع
سوادِ جبر میں ان کی اماں، مگر کب تک

تیرے عذاب میں انکا ثواب ہے محمود
تیرے لہو میں ہے انکی جناں، مگر کب تک

مبشر احمد محمود

نادار مریضوں کیلئے عطایا بھجوائیں

فضلِ عُمر ہسپتال میں نادار اور مستحق مریضوں کا علاج مفت کیا جاتا ہے۔ جماعت کے صاحب حیثیت اور مخیر احباب سے گذارش ہے کہ وہ اپنے نادار بھائیوں کے علاج کے لئے "مد امداد مریضان" میں زیادہ سے زیادہ عطیات بھجوائیں یہ عطیہ جات براہِ راست مد امداد مریضاں خزانہ صدر انجمن احمدیہ یا ہسپتال ہذا کے ذریعہ جمع کروائے جا سکتے ہیں
(ایڈمنسٹریٹر فضلِ عُمر ہسپتال ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تعارف

یوسف سہیل شوقی

ایک نیک نام ادارہ

الشفیق ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر

ٹیکنیکل تعلیم کا ادارہ کھولنا ہے تو ربوہ جاکر دیکھو!!

ملتان کے ایک صاحب نے اپنے شہر میں ٹیکنیکل ٹریننگ کا ایک سنٹر کھولنے کا سوچا۔ اس نے اس مقصد کے لئے قائم سرکاری ادارے یعنی پنجاب بورڈ آف ٹیکنیکل ایجوکیشن سے رجوع کیا تاکہ اس قسم کے ادارے کھولنے کے لئے رہنمائی حاصل کی جا سکے۔ ان صاحب کو بتانے والوں نے یہ بتایا کہ۔

جاؤ ربوہ جاکر دیکھو کہ
ٹیکنیکل تعلیم کے ادارے کس
طرح کھولے جاتے ہیں اور
کس طرح چلائے جاتے ہیں۔

ربوہ کے جس ادارے کی یہ شہرت پنجاب کے ٹیکنیکل تعلیم کے اداروں میں پھیلی ہوئی ہے اس کا نام ہے۔ "الشفیق ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر"

مکرم شفیق صاحب جو پاکستان ائرفورس کے ریٹائرڈ کوالیفائڈ انسٹرکٹر ہیں اس ادارے کو چلا رہے ہیں۔ آسٹریلیا اور امریکہ کی ائرفورس کے تربیت یافتہ ہیں۔ اور ایک مشنری جذبہ کے ساتھ اس ادارے کو بڑی کامیابی سے چلا رہے ہیں۔

جب نمائندہ الفضل اس واحد ٹیکنیکل ادارے میں پہنچا تو وہاں پر ائرکنڈیشننگ اور ریفریجریشن کے طلباء کے کریش پروگرام کا امتحان ہو رہا تھا۔ حکومت پنجاب کے گریڈ ۱۹ کے ایک اعلیٰ افسر جو ٹیکنیکل تعلیم کے ایک اعلیٰ ادارے کے ایک شعبے کے ہیڈ ہیں بطور ایگزامینر امتحان لینے کے لئے آئے ہوئے تھے۔ انہوں نے بتایا کہ وہ حکومت کی طرف سے پنجاب کے تقریباً تمام ٹیکنیکل تعلیم کے اداروں میں بطور ایگزامینر جا چکے ہیں۔ لیکن جیسا اس ادارے کو پایا ویسا معیار اور کہیں نہیں دیکھا۔ ورکشاپ تمام ضروری سامان سے آراستہ ہے۔ بڑا صاف ستھرا ماحول ہے۔ ورکشاپ کے آلات ٹھیک صورت میں ہیں۔ انہوں نے کہا کہ یہ واحد ادارہ ہے جہاں ہر قسم کا ضروری سامان موجود ہے بلکہ جدید ترین آلات بھی موجود ہیں۔

اس ادارے کے بانی اور پرنسپل مکرم شفیق صاحب نے بتایا کہ یہ ادارہ بورڈ آف ٹیکنیکل ایجوکیشن پنجاب سے منظور شدہ ہے ہر سال بورڈ کے ذمہ دار اہلکار آتے ہیں اور ادارے کو دیکھنے کے بعد اپنی رپورٹ دیتے ہیں جس کی بناء پر ہر سال بورڈ سے الحاق میں توسیع کی جاتی ہے اور خدا کا فضل ہے کہ ۱۹۷۸ء کے بعد سے جب یہ ادارہ قائم ہوا ایک بھی سال ایسا نہیں گذرا جبکہ بورڈ والوں نے الحاق کرنے میں کوئی پس وپیش کی ہو۔ انہوں نے بتایا کہ حال ہی میں یعنی ۲۴۔ جولائی ۱۹۸۹ء کو بورڈ آف ٹیکنیکل ایجوکیشن نے پنجاب کے ۲۲ ٹیکنیکل تعلیم کے اداروں کا بورڈ سے الحاق منسوخ کرنے کا اعلان کیا ہے کیونکہ ان کا معیار متوقع سٹینڈرڈ سے گر گیا تھا۔ یہ ادارے ملتان، راولپنڈی، لاہور، ساہیوال، شیخوپورہ، گجرات، سرگودھا اور اسلام آباد وغیرہ میں قائم تھے۔

شفیق صاحب نے بتایا کہ اس ادارے میں ۶ ماہ کا کریش پروگرام اور دو سال کا ووکیشنل کورس کروایا جاتا ہے ریفریجریشن اور ائرکنڈیشننگ اور الیکٹریکل کی ٹریڈز میں تربیت دی جاتی ہے انہوں نے بتایا کہ ہر سال بورڈ کی طرف سے انسپکشن ہوتی ہے۔ اس انسپکشن کی فیس دو ہزار روپے ہے۔ اس ادارے میں امسال ریفریجریشن وائرکنڈیشننگ کے ۲۴ طلباء نے اور الیکٹریشن کے ۳ طلباء نے امتحان دیا ہے۔ ۱۹۸۷ء میں حکومت نے ایک بڑی کارآمد سکیم جاری کی اس سکیم کے تحت میٹرک ٹیک کلاسز کا اجراء ہوا۔ شفیق صاحب نے فوری طور پر اس کلاس کو جاری کیا اور پہلے ہی سال میٹرک ٹیک میں اوّل اور دوم آنے والے دونوں طالب علم اسی ادارے سے تعلق رکھنے والے تھے۔ اوّل آنے والے طالب علم مکرم وحید احمد صاحب ابن مکرم رمضان صاحب تھے۔ دوئم آنے والے طالب علم مکرم وسیم احمد خالد ابن مکرم حمید احمد خالد صاحب تھے۔

حکومت نے ایک سال کے بعد یہ سکیم بند کر دی۔

مکرم شفیق صاحب نے ۱۹۵۲ء میں آسٹریلیا کی ائرفورس سے ڈپلوما ان الیکٹریکل انجینئرنگ اور ۱۹۶۴ء میں امریکہ کی ائرفورس سے ایسا ہی امتحان پاس کیا۔ ۲۴ سال کی سروس کے بعد یہ ۱۹۷۲ء میں ریٹائر ہوئے۔ پانچ سال ایرانی ائرفورس میں ملازمت کی۔ اور ۱۹۷۸ء میں مرکز سلسلہ میں احمدی نوجوانوں کی خدمت کے لئے فنی تعلیم کا یہ ادارہ قائم کیا۔

کھیل اور کھلاڑی

اگرچہ چین میں کھیلوں کی روایت تو ایک لمبے عرصے سے چلی آ رہی ہے۔ لیکن دنیا اسکی کھیلوں میں صرف کنگفو اور تائی چی باکسنگ کو ہی جانتی تھی۔ جب جدید اولمپک شروع ہوئے تو اسوقت چینی ابھی فیوڈل انتظام کے ماتحت کنگ ڈائی نسٹی جس نے ۱۶۴۴ سے ۱۹۱۱ تک حکومت کی، کے ماتحت دبی ہوئی تھی۔ اس وقت حالات بالکل مختلف تھے مردوں کو سر کے بال گوندھ کر پراندا استعمال کرنا پڑتا تھا۔ صحت کی حالت یہ تھی کہ ان کی اوسط عمر ۳۵ سال تھی۔ اور چین کو ایشیا کا مرد بیمار کہا جاتا ہے۔ ان کے دل میں یہ خواہش تو پیدا ہوتی تھی کہ کھیلوں میں مغربی ممالک کا مقابلہ کریں۔ لیکن چونکہ انہیں مغربی ممالک کے برابر نہیں سمجھا جاتا تھا اس لئے کھیلوں کا موقع نہیں ملتا تھا۔ جب ۱۹۴۹ء میں پیپلز ری پبلک آف چین کا آغاز ہوا تو انہوں نے عالمی کھیلوں میں اپنے کھلاڑیوں کو شامل کرنا شروع کیا۔ لیکن اس وقت بھی چونکہ تائیوان کی وجہ سے نئے چین کا مقاطعہ تھا۔ اس لئے کئی عالمی کھیلوں میں وہ حصہ نہ لے سکے۔

۱۹۸۰ء میں پہلی دفعہ ری پبلک کو باقاعدہ مکمل چین کی حیثیت دی گئی۔ اور یہی وہ وقت ہے جب عالمی اولمپکس کی کمیٹی نے چین کو اپنے کھلاڑی بھیجنے کی اجازت دی۔ پہلی ہی دفعہ چین جب ۱۹۸۴ء میں لاس اینجلس کے اولمپک گیمز میں شامل ہوئے تو انہوں نے ۳۶۰ کھلاڑی بھیجے اور ۱۵ سونے کے تمغے جیتے۔ ۱۹۸۰ء سے لے کر اب تک انہوں نے ایک ہزار ٹائیٹل جیتے ہیں جیسا کہ آسانی سے اس بات کو سمجھا جا سکتا ہے۔ چینی اس بات پر فخر کرتے ہیں۔ کہ کھیلوں کی دنیا میں انہوں نے نام پیدا کیا ہے۔

باکسنگ برطانیہ کے ہیوی ویٹ باکسر گیری میس نے اپنے حریف امریکی مکے باز ٹی۔ ایل۔ گپس کو ساتویں راؤنڈ میں تابڑتوڑ حملوں کے نتیجے میں ناک آؤٹ کر دیا گیری میس پروفیشنل مکے بازی کے ۳۱ مقابلوں میں سے ۳۰ مقابلے جیت چکے تھے۔ ان کی مینجر ایک امریکی خاتون ہیں۔ جو خود گولف اور گھوڑ سواری کی چیمپیئن رہی ہیں۔ جو گیری کی کارکردگی سے مطمئن ہیں۔

فٹ بال اسکاربرا، برطانیہ کی ٹیم نے کہ جس کی نیشنل لیگ میں کوئی اہمیت نہیں ہے۔ اور اس کا ۴۵ واں نمبر ہے۔ چیلسی کی ٹیم کو جس کا نیشنل لیگ میں چوتھا نمبر ہے۔ نہ صرف ہرا دیا ہے بلکہ اسے نیشنل لیگ سے باہر نکلنے پر بھی مجبور کر دیا ہے۔

کرکٹ ہندوستانی حکومت نے انگلستان کرکٹ ٹیم کے کپتان گراہم گوچ کو اس ماہ کے آخر میں ایک روزہ میچ کھیلنے کیلئے ہندوستان آنے کی دعوت دی ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مرسلہ
دفتر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

صد سالہ جشنِ تشکّر ١٠٠

لجنہ اماء اللہ و ناصرات الاحمدیہ فرانس

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جشن کا آغاز ممبرات لجنہ نے ٢٢ مارچ ١٩٨٩ء بروز بدھ کو نفلی روزہ رکھ کر کیا۔ روزہ افطار کرنے کے بعد چند ممبرات مشن ہاؤس (دارالسلام) پیرس تشریف لے گئیں۔ لجنہ کے لئے جو ہال مخصوص کیا گیا تھا اس کو چمکیلی جھالروں اور کاغذ کے فانوسوں سے سجایا گیا۔ چراغاں بھی کیا گیا تھا۔ صبح ٥ بجے تمام ممبرات بیدار ہوئیں اور مربی سلسلہ مکرم سیف اللہ صاحب کی امامت میں ١٠ نوافل شکرانہ کے ادا کئے۔ نماز فجر میں شرکت کی اور بعد میں امیر صاحب مقامی محترم اے وائی بھنو صاحب کا درس سنا۔ پروگرام کا باقاعدہ آغاز مردوں کے اجلاس سے ہوا۔ لوائے احمدیت لہرایا گیا۔ تلاوت و نظم کے بعد محترم امیر صاحب نے تمام احباب جماعت کو نئی صدی کے آغاز پر مبارکباد دی اور حاضرین سے خطاب کیا۔ بعد ازاں مٹھائی تقسیم کی گئی اور پھر دوپہر کے کھانے کے وقفہ کا اعلان کیا گیا ٢٣ مارچ بروز جمعرات دوپہر کے کھانے کے بعد ڈھائی بجے جلسہ یوم بانیٔ جماعت احمدیہ کا آغاز ہوا بہنوں کی تقاریر کے بعض موضوعات درج ذیل ہیں :-

(١) حضرت بانیٔ جماعت احمدیہ کی سیرت۔ مشن۔ مقام اور منصب۔

(٢) حضرت بانیٔ جماعت احمدیہ کی مہمان نوازی کے دلچسپ واقعات۔

ناصرات الاحمدیہ نے مندرجہ ذیل موضوعات پر مختصر و مدلل تقاریر کیں۔

١۔ حضرت بانیٔ جماعت احمدیہ کے ابتدائی حالات زندگی و خاندانی حالات۔

٢۔ سیرت حضرت بانی جماعت احمدیہ۔

٣۔ حضرت بانی جماعت احمدیہ کی بعض پیش گوئیاں۔

جلسہ کے دوران حضرت بانی جماعت احمدیہ کا منظوم کلام بھی پڑھا گیا۔

پروگرام صد سالہ جشن تشکر کا ایک آئیٹم یہ تھا کہ ممبرات جس موضوع پر تقریر کرنا چاہیں کریں۔ یہ پروگرام بہت دلچسپ اور ٹھوس دینی معلومات پر مبنی تھا۔ فرنچ اور اردو میں تقاریر کی گئیں اور نظمیں پڑھی گئیں۔ ایک خصوصی تقریری مقابلہ بھی کروایا گیا جس میں ایسے موضوعات پر تقاریر کی گئیں جو اس موقعہ سے خصوصی مناسبت رکھتے تھے لجنہ کے لئے مندرجہ ذیل عنوانات تھے :-

١۔ صد سالہ جشن تشکر اور ہماری ذمہ داریاں۔

٢۔ احمدیت

٣۔ فرانس میں احمدیت کا آغاز اور تدریجی مدارج۔

مقابلہ نظم بھی کروایا گیا۔ کلام احمدی شعراء کا تھا۔

دینی معلومات کے امتحان کا بھی اہتمام کیا گیا۔ نصاب پہلے سے تیار کر کے تقسیم کروا دیا گیا تھا۔ ناصرات الاحمدیہ کا زبانی امتحان لیا گیا۔ لجنہ کے لئے فی البدیہہ تقریری مقابلہ کا بھی اہتمام کیا گیا تھا

اس مبارک موقعہ کے لئے محترمہ مسز دلانوا صاحبہ نے ایک خصوصی لیکچر تیار کیا جس کا موضوع تھا "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ سے پہلے کے انبیاء علیہ السلام"۔ ممبرات نے دوران لیکچر ہی سوالات بھی کئے جن کے تسلی بخش جوابات بھی دیئے گئے یہ لیکچر کم و بیش ٣ گھنٹوں پر مشتمل تھا۔ ١/٢ ١ گھنٹہ اردو اور ١/٢ ١ گھنٹہ فرنچ میں۔

متفرق پروگراموں میں پارسل گیم۔ پیغام رسانی۔ میوزیکل چیئرز برائے لجنہ۔ مینڈک دوڑ برائے ناصرات شامل ہیں۔ چند سٹال لگانے کا اہتمام بھی کیا گیا۔ خاطر خواہ منافع ہوا جو کہ لجنہ کے خصوصی فنڈ میں ڈالا گیا۔

اس موقعہ پر ممبرات نے جلسہ سیرت النبیؐ بھی سنا جس کا اہتمام مرد حضرات نے کیا تھا۔ جلسے کی کارروائی ٹی۔ وی پر دکھائی گئی۔ قریبی ہمسایوں میں زردہ تقسیم کیا گیا۔ اور انہیں اپنے ہاں آنے کی دعوت دی گئی۔ کچھ غیر از جماعت بہنیں تشریف لائیں۔ تقریب کا اختتام تقسیم انعامات سے ہوا۔ آخر میں دعا ہوئی۔

لجنہ اماء اللہ۔ لائبیریا

لائبیریا میں خدا کے فضل سے صد سالہ جشن تشکر بہت جوش و خروش سے منایا گیا۔ ساری جماعت نے بہت محنت اور جانفشانی سے اس پروگرام کو کامیاب بنایا۔ احمدیوں نے اپنے گھروں کو سجایا اور چراغاں کیا۔

مارچ کے وسط میں ہی ضیافتوں کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ سب سے پہلے صدر لجنہ نے اپنے گھر پر وسیع پیمانے پر دعوت کا انتظام کیا جس میں کثرت سے غیر از جماعت لوگوں کو مدعو کیا۔ بعض دیگر احمدی گھرانوں نے بھی اپنے طور پر اپنے گھروں پر دعوت کا اہتمام کیا اور غیر از جماعت لوگوں کو اپنی خوشی میں شامل کیا۔ افریقی خواتین کو بھی اپنی تقریبات میں مدعو کیا اور ان تقریبات کا پس منظر واضح کیا۔ یہ مواقع دعوت الی اللہ کا اچھا ذریعہ بنے۔

٢٢ مارچ کو روزہ اور ٢٣ مارچ کو تہجد کا اہتمام کیا گیا۔ خدا کے فضل سے بھاری تعداد میں لوگوں نے شرکت کی۔ خواتین اور بچیوں میں سے تقریباً ٢٥ ممبرات نے منرو ویا میں تہجد کی نماز میں شرکت کی۔ ٢٣ مارچ کو تقریباً ٨ بجے مشن ہاؤس کے سامنے ٣ بکرے ذبح کئے گئے اور گوشت غرباء میں تقسیم کر دیا گیا۔ اس کے بعد تقریباً ٢٠٠ افراد کے لئے ناشتے کا انتظام لجنہ نے کیا۔

سہ پہر کو شہر کے وسط کے ایک بڑے ہال میں جشن تشکر کے سلسلہ میں جلسہ منعقد ہوا۔ جو شام ٤ بجے شروع ہو کر سات بجے ختم ہوا۔ اس روز تمام ممبرات نے سفید کپڑے پہنے۔ بچیوں نے بھی سفید لباس پہنا ہوا تھا۔ بچے بہت خوش تھے۔ انہیں اس روز کی اہمیت بتائی گئی۔

جوبلی کا پروگرام ہر طرح سے ایسا ہی شان و شوکت کا حامل تھا کہ عرصہ دراز تک لوگوں کے دلوں میں اس کی یادتازہ رہے گی۔ جلسے کے اختتام پر تمام لوگوں کی کیک سے تواضع کی گئی جو کہ صدر لجنہ اور چند اور ممبرات نے مل کر بنائے تھے۔

لجنہ اماء اللہ۔ سویڈن

جماعت احمدیہ سویڈن کی صد سالہ جشن تشکر کی تقریب ٢٣ مارچ ١٩٨٩ء کو محترمہ شاہدہ بشریٰ صاحبہ صدر لجنہ سٹاک ہوم کی رہائش گاہ پر منعقد ہوئی۔ ٢٣ مارچ کو تقریب کا آغاز نماز تہجد کے ساتھ ہوا۔ جس میں ١٣ احمدی افراد نے شرکت کی۔ نماز تہجد کے بعد محترم احمد عودہ صاحب نے حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ کا پیغام پڑھ کر سنایا۔ اس موقعہ پر سب کے اکٹھا ہونے کے مقصد پر روشنی ڈالی اور سب کا جماعت احمدیہ کی خوشی میں شرکت کرنے پر شکریہ ادا کیا۔ اس موقعہ پر ٥٨ افراد بشمول احمدی، غیر از جماعت پاکستانی، سویڈش مرد، عورتیں اور بچے شامل ہوئے۔

بعد میں محترمہ شاہدہ بشریٰ صاحبہ نے عورتوں کے اجلاس میں حضرت امام جماعت احمدیہ کا پیغام پڑھ کر سنایا۔ اس موقعہ پر احمدیہ لٹریچر کی نمائش بھی لگائی گئی۔ سب خواتین کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہوئے ان میں پین اور بچوں میں پنسلیں تحفہ کے طور پر تقسیم کی گئیں۔ بچوں میں غبارے اور ٹافیاں بھی جو بیت الذکر سے بھیجی گئی تھیں تقسیم کی گئیں۔ یہ تقریب تقریباً رات کے گیارہ بجے تک جاری رہی۔

لجنہ اماء اللہ۔ کویت

نئی صدی کا آغاز اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اسی کی حمد کے ساتھ نماز تہجد سے ہوا جبکہ ٢٢ مارچ کو سب مرد و زن نے روزہ سے اور دعاؤں کے ساتھ پہلی صدی کا اختتام کیا۔

٢٣ مارچ بروز جمعہ لجنہ اماء اللہ کی طرف سے جلسہ کا انعقاد کیا گیا۔ ہر کوئی ہشاش بشاش خوبصورت لباس میں

باقی صـ٨ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اسلئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز

مسل نمبر ۲۷۰۸۸۔ میں سید مشہود احمد ولد سید مسعود احمد۔ قوم سید پیشہ طالب علم عمر ۲۳ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالصدر بیت المبارک ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 20-5-89 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ فی الحال کوئی نہیں۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۱۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد سید مشہود احمد ولد سید مسعود احمد شاہ صاحب دارالصدر بیت المبارک ربوہ۔ گواہ شد نمبر۱۔ سید مسعود احمد والد موصی۔ گواہ شد نمبر۲۔ مرزا غلام احمد دارالصدر شمالی ربوہ۔

مسل نمبر ۲۷۰۸۹۔ میں چوہدری محمد اصغر قمر ولد چوہدری محمد انور صاحب قوم آرائیں پیشہ ملازمت عمر ۴۹ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوارٹر 9 صدر انجمن احمدیہ ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 6-5-89 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (۱) زرعی زمین دو ایکڑ چاہی مالیتی -/۲۰،۰۰۰ روپے (۲) زرعی زمین تین ایکڑ بارانی مالیتی -/15,000 روپے۔ دریا برد۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1216 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں اور مبلغ 800 - 900 روپے اندازاً سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ چوہدری محمد اصغر قمر کوارٹر 9 صدر انجمن احمدیہ ربوہ۔ گواہ شد نمبر۱۔ راجہ محمد یعقوب خان وصیت نمبر ۱۰۸۱۵۔ گواہ شد نمبر۲۔ چوہدری ناصر احمد کوارٹر 5 صدر انجمن احمدیہ ربوہ۔

مسل نمبر ۲۷۰۹۰۔ میں کلثوم بی بی زوجہ چوہدری محمد اسلم صاحب قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر ۵۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 26/17 دارالنصر وسطی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 25-5-88 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) حق مہر -/۵۰۰ روپے (۲) طلائی زیور تین تولہ۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۲۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ۔ کلثوم بی بی زوجہ چوہدری محمد اسلم صاحب 26/17 دارالنصر وسطی۔ گواہ شد نمبر۱۔ چوہدری محمد اسلم صاحب خاوند موصیہ۔ گواہ شد نمبر۲۔ مبارک احمد طاہر وصیت نمبر ۱۸۸۸۸۔

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

• مکرم سید بشیر احمد شاہ صاحب آف بھکلہ حال ربوہ کی بہو محترمہ عصمت اعجاز صاحبہ پتہ کی شدید درد کی وجہ سے بیمار ہیں۔ فضل عمر ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔

• محترمہ نسیم بیگم صاحبہ زوجہ مولوی عطاء اللہ صاحب کلیم ان دنوں بیمار ہیں اور امریکہ میں زیر علاج ہیں۔

• مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب آف نارنگ منڈی کا اپنڈکس اور معدہ کے السر کا اپریشن ہوا ہے۔ اور اب دوبارہ معدہ کے السر کا اپریشن ہونا ہے۔

• امتہ الجمیل صاحبہ فاروقی آف کراچی کے پوتے کی ایک حادثہ میں ٹانگ ٹوٹ گئی ہے۔ ٹانگ پر پلستر لگا ہوا ہے۔

• عفیفہ گلریز صاحبہ اہلیہ عبدالباسط حقانی صاحب آف لاہور کا دوسری بار دل کا اپریشن تجویز ہوا ہے۔

• میاں عبدالحیٔ صاحب سابق مربی انڈونیشیا گردن میں ٹیومر کی وجہ سے کافی عرصہ سے بیمار چلے آرہے ہیں۔ ریڈیو تھراپی کے ذریعہ علاج ہو رہا ہے

• میاں عبدالشکور صاحب ربوہ کی ہمشیرہ صاحبہ تیز بخار کی وجہ سے اور والدہ صاحبہ بلڈ پریشر کی وجہ سے بیمار ہیں۔

• محترم چوہدری مقصود احمد صاحب ناظم انصار اللہ ضلع فیصل آباد کی والدہ محترمہ جیواں بی بی صاحبہ ایک ہفتہ سے بیمار ہیں۔ اور میاں محمد ٹرسٹ ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ تمام بیماروں کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کریں۔

سانحۂ ارتحال

بے حد غم و اندوہ کے ساتھ تحریر ہے کہ خاکسار کے سمدھی محترم چوہدری محمد خان صاحب آف دھیر کے کلاں ضلع گجرات مختصر سی علالت کے بعد بعمر تقریباً بانوے سال مورخہ ۲۵ ستمبر ۱۹۸۹ء شام اپنے وطن دھیر کے کلاں میں اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے۔

آپ نہایت مخلص اور دلیر داعی الی اللہ تھے۔ تقریباً عمر کا بیشتر حصہ اپنی جماعت میں بطور سیکرٹری مال بھی خدمت بجالاتے رہے۔ گاؤں کے سینکڑوں بچوں اور بچیوں کو بلا امتیاز عقیدہ قرآن مجید پڑھانے کی سعادت حاصل رہی۔ بیوت الذکر کی تعمیر اور آبادی میں خاص شغف تھا۔ ۱۹۸۴ء کے آرڈیننس کے بعد جماعت احمدیہ کے لئے الگ بیت الذکر کی تعمیر کے لئے زمین کے حصول اور پھر تعمیر و تکمیل میں ان کا گرانقدر حصہ ہے۔ آپ نے ساری زندگی تقویٰ کے ساتھ گزاری۔ اور اللہ تعالیٰ کی رضا کے ساتھ راضی رہے ۱۹۷۱ء کی پاک و ہند جنگ میں اپنے بڑے صاحبزادہ چوہدری فضل احمد صاحب لیفٹیننٹ کمانڈر بحریہ کے ملک کی حفاظت میں جان کا نذرانہ پیش کرنے پر اس عظیم صدمہ کو نہایت صبر کے ساتھ برداشت کیا۔ اور انکے بچوں اور بچیوں کی بہترین تربیت کے ساتھ کفالت کی۔ اسطرح قریباً دو سال قبل دوسرے بیٹے نبی احمد کے ادھیڑ عمر میں ہی داعی اجل کو لبیک کہنے کے موقعہ پر بھی بے حد حوصلہ اور صبر کا مظاہرہ کیا۔

چوہدری صاحب موصی تھے۔ حصہ جائیداد زندگی میں ادا کر چکے تھے۔ آپکی نعش ۲۶ ستمبر ۱۹۸۹ء کو ربوہ پہنچی بعد نماز عصر بیت المبارک میں محترم مولانا سلطان محمود صاحب انور ناظر اصلاح و ارشاد مرکزیہ نے جنازہ کی نماز پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر امور عامہ نے دعا کروائی۔

بیوہ کے علاوہ آپ نے پانچ بیٹے اور دو بیٹیاں اور نواسے نواسیاں اور پوتے پوتیاں یادگار چھوڑی ہیں۔

احباب سے میاں محمد خان صاحب کے درجات کی بلندی۔ پسماندگان کو صبر جمیل اور نیکی اور تقویٰ و اخلاص میں انکے نقش قدم پر چلتے رہنے کی توفیق ملتے رہنے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

چوہدری محمد صدیق ایم اے
انچارج خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

غیر ملکی خبریں

• مشرقی جرمنی کے شہر کیپ سک میں ہزاروں افراد نے ایک حکومت مخالف مظاہرے میں شرکت کی جو ۱۹۵۳ء کی تحریک کے بعد ملک میں اب تک کا سب سے بڑا مظاہرہ ہے۔ مظاہرین جس کی تعداد ستر ہزار تک جا پہنچی، شہر کی سڑکوں پر مارچ کرتے ہوئے سیاسی تبدیلیوں کا مطالبہ کر رہے تھے۔ پولیس کے دستے موجود تھے مگر مظاہرین کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کی گئی۔

دوسری طرف مشرقی برلن میں تین ہزار مظاہرین اسی گرجا گھر میں جمع ہیں۔ جو مظاہرے کا بڑا مرکز بنا ہوا ہے۔ پولیس نے کوئی مداخلت نہیں کی۔

• ہنگری کے دارالحکومت بوڈاپیسٹ میں حکمران جماعت کی کانگریس نے اپنے کمیونسٹ ماضی کے ساتھ ناطہ توڑ کر ممتاز اصلاح پسند قائد مسٹر ریزو نیئرز کو پارٹی کا نیا صدر منتخب کیا ہے۔ جن کا چناؤ بلا مقابلہ ہوا کمیونسٹ پارٹی کے صدر تھے جنہوں نے مغربی سوشلسٹ خطوط پر اصلاحات لانے کا فیصلہ کیا ہے۔ مسٹر گورباچوف نے انہیں مبارکباد کا پیغام ارسال کیا ہے

• حکومت برطانیہ نے چین ان تازہ ترین الزامات کو مسترد کر دیا ہے کہ اس نے ایسی تخریبی کارروائیوں کی اجازت دے رکھی تھی جس کا مقصد پیکنگ حکومت کا تختہ الٹنا ہے۔ چینی نمائندے نے یہ الزام بھی لگایا کہ ہانگ کانگ کے عوام کو چین پر جو اعتماد تھا برطانیہ نے اسے متزلزل کیا ہے۔

ملکی خبریں

• بتایا گیا ہے کہ جی ایم سید بغاوت کے مقدمہ میں گرفتاری سے بچنے کے لئے بلوچستان چلے گئے ہیں۔ ان کی گاڑیوں پر جئے سندھ تحریک کے جھنڈے لہرا رہے تھے۔ بلوچستان کے وزیراعلیٰ اکبر بگٹی نے کہا ہے کہ جی ایم سید ہمارے لئے محترم ہیں وہ آئیں تو خیر مقدم کریں گے۔

• صدر غلام اسحٰق خان نے روس سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ افغانستان کے بارے میں اپنی پالیسی میں تبدیلی کرے

• ٹوب ملائشیا کی صد سالہ تقریب سے خطاب کرتے ہوئے وزیراعظم بینظیر بھٹو نے کہا ہے کہ فوج نے شمع جمہوریت کو روشن کرنے میں اہم کردار ادا کیا ہے

• وفاقی مشیر برائے قومی سلامتی مسٹر اقبال اخوند نے کہا ہے کہ پاکستان اور بھارت سیاچن میں حد بندی پر رضامند ہو گئے ہیں تاہم ابھی حتمی معاہدہ ہونا باقی ہے۔ انہوں نے کہا کہ بھارت کے ساتھ ایٹمی تنصیبات پر حملہ نہ کرنے کے معاہدے کی توثیق ہو گئی ہے دستاویزات کا تبادلہ جلد ہو گا۔

• باخبر ذرائع کے مطابق بھارت نے دریائے جہلم پر بیراج تعمیر کر کے منگلا ڈیم کو پانی سے محروم کرنے کا منصوبہ بنایا ہے۔ خطرہ ہے کہ خریف کی فصل کے لئے پنجاب کو پانی نہ مل سکے گا۔

• وزیراعلیٰ پنجاب نواز شریف نے مولوی فضل الرحمان سے خفیہ ملاقات کی ہے جس میں فضل الرحمٰن نے بے نظیر بھٹو کے خلاف عدم اعتماد کی تحریک پر حمایت کا وعدہ کیا ہے۔

نوٹس برائے داخلہ

زرعی یونیورسٹی فیصل آباد میں داخلے شروع ہو چکے ہیں۔ ایسے طلباء و طالبات جو بی ایس سی میں داخلے کے خواہشمند ہوں وہ داخلہ فارم جمع کروا دیں۔ داخلہ فارمز جمع کروانے کی آخری تاریخ ۱۵ اکتوبر ہے۔

طلباء و طالبات مندرجہ ذیل کورسز میں داخلے کیلئے درخواست دے سکتے ہیں۔

کورسز	کوالیفیکشن
— بی ایس سی آنرز ایگریکلچر	ایف ایس سی (پری میڈیکل)
— بی ایس سی آنرز اینمل ہسبنڈری	″
— بی ایس سی آنرز ڈی وی ایم	″
— بی ایس سی آنرز ایگری انجینئرنگ	ایف ایس سی (پری انجینئرنگ)

داخلہ فارمز اور پراسپکٹس طلبہ یونین کے آفس سے حاصل کئے جا سکتے ہیں۔

نوٹ:- داخلہ فارم کے ساتھ جمع کروانے کے لئے تعلیمی اسناد اور سرٹیفکیٹس کی تفصیلات پراسپکٹس میں درج ہیں۔

مزید معلومات کے لئے D/۲۰، طارق ہال اور D/۲، اقبال ہال میں رابطہ قائم کریں۔

(نظارت تعلیم)

بقیہ: صد سالہ جشن تشکر

ملبوس تھا۔ ہر طرف رونق تھی۔ جماعت کے تمام مرد و زن اور بچوں نے اکٹھے نماز جمعہ ادا کی۔ اللہ تعالیٰ کے حضور دعائیں کیں۔ جمعہ کی نماز کے بعد لجنہ اماء اللہ کی طرف سے لنچ کا بندوبست تھا۔ پوری جماعت نے مل کر کھانا کھایا اس کے بعد جلسہ کا آغاز ہوا مختلف موضوعات پر تقاریر ہوئیں۔ صدر صاحبہ نے آخر میں اپنے خطاب میں ممبرات کو نئی صدی کے آغاز کے ساتھ اپنے انداز میں تبدیلی لانے کی بھی تلقین کی دعا کے ساتھ جلسہ برخاست ہوا۔ سب کو مٹھائی پیش کی گئی صدر صاحبہ نے خود غیر از جماعت ملنے والوں کو اور ہمسایوں کو کھانا پہنچایا۔ مٹھائی تقسیم کی۔

موسم سرما کی سبزیوں کے بیج

موسم سرما کی سبزیوں کے بیج وکالت زراعت میں موجود ہیں۔ اگر کسی دوست کو ضرورت ہو تو وکالت ہذا سے حاصل کر لیں۔

(وکالت زراعت)

سرزمین قادیان کا اوّلین

مشہور دواخانہ

۱۹۱۱ء سے مصروفِ خدمت

گوجرانوالہ، ربوہ، قلعہ کالر، ملتان، کراچی

۷۳۸۴۴، ۹۰۶، —، ۳۱۰۲۶، —

کثرت پیشاب کورس URINATION COURSE ۴۰ روزہ کورس قیمت -/۴۰

بول بستری کورس BED URIN COURSE ۴۰ روزہ کورس قیمت -/۳۰

شوگر (ذیابیطس) کورس DIABETES COURSE ۴۰ روزہ کورس قیمت -/۸۰

پتھری گردہ کورس KIDENY STONE COURSE ۴۰ روزہ کورس قیمت -/۱۵۰

پتھری پتہ کورس BILIARY COLIC COURSE ۴۰ روزہ کورس قیمت -/۱۵۰

تفصیلی لٹریچر فری طلب کریں

کیورٹو میڈیسن کمپنی

گولبازار - ربوہ

فون: سیلز ۷۷۱، کلینک ۶۰۶، رہائش ڈاکٹرز ۶۰۷